❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت 5-7 منٹ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قناعت وسادگی

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے :

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ (آل عمران:15)

یعنی لوگوں کو (عام طور پر) پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے اور چاندی کے محفوظ خزانوں اور خوبصورت گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کی محبت اچھی شکل میں دکھائی گئی ہے۔یہ دنیوی زندگی کا سامان ہے اور اللہ (تو) وہ (ذات) ہے جس کے پاس نہایت عمدہ ٹھکانہ ہے۔

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ یَا سَیِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَجْهِ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّهُ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

معزز سامعین! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قناعت وسادگی۔

سادہ طرزِ زندگی در حقیقت اسلام کا وہ پیغام ہے، جو انسان کی فلاح اور کامرانی کا ضامن ہے۔اسلامی تعلیم یہ ہے کہ انسان کو زندہ رہنے اور اطمینان اور سکون سے زندگی بسر کرنے کے لیے جو کچھ میسّر ہے، اُس پر قناعت کرنی چاہیے۔اس لیے کہ جب انسان سادہ طرز زندگی کا راستہ چھوڑ دیتا ہے تو وہ حرص وہوس اور خواہشات کا غلام بن جاتا ہے اور آج دنیا کے مختلف معاشروں میں ڈپریشن، بے اطمینانی اور مسائل کا جو انبار نظر آتا ہے اُس کی وجہ قناعت پسندی کے جذبے کا مفقود ہونا ہے، عہدہ ومنصب اور مال ودولت کی حرص وہوس نے آدمی کو خواہشات کا غلام بنادیا ہے۔اس کی وجہ صرف اور صرف سادگی اور سادہ طرز زندگی سے گُریز ہے اور اِسی مکروہ جذبے سے معاشرے میں چوری، ڈکیتی، قتل وغارت گری اور دیگر جرائم کا بڑھتے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا:"حرص وطمع سے بچو کہ اس نے تم سے پہلوں کو برباد کیا، اسی نے اُنہیں آمادہ کیا کہ اُنہوں نے خون بہایا (قتل وغارت گری کی) اور حلال کو حرام سمجھا۔"

(صحیح مسلم)

جب کہ ایک اور روایت کے مطابق آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"حرص سے بچو، کیوں کہ اس نے اگلوں کو اس پر آمادہ کیا کہ اُنہوں نے (بے گناہوں کا) خون بہایا۔اس نے اُنہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ اُنہوں نے حرام کو حلال جانا۔"

(حاکم المستدرک)

اسلام سادگی اور سادہ طرزِ زندگی کا دین ہے، اسلامی ثقافت اور اسلامی طرزِ معاشرت میں سادگی اور سادہ طرزِ زندگی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔اس حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے، وہ یہ ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پینے، اوڑھنے، اُٹھنے، بیٹھنے کسی چیز میں تکلّف نہ تھا۔کھانے میں جو حلال اور پاکیزہ رزق سامنے آتا، تناول فرماتے، پہننے کو جو سادہ لباس مل جاتا، پہن لیتے۔زمین پر جہاں جگہ ملتی چٹائی بچھا کر بیٹھ جاتے اور سو جاتے۔

(شمائلِ ترمذی، باب ماجاء فی تواضع رسول اللہؐ)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا فرماتے تھے کہ
”اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں زندہ اُٹھا اور مسکینوں کے گروہ میں میرا حشر فرما۔“

(ترمذی)

ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر قانع اور سادگی پسند تھے اُس کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے آپؐ کو اللہ نے نبی بنایا اُس وقت سے لے کر وصال تک چھنا ہوا آٹا نہیں دیکھا۔ پوچھا گیا کہ بغیر چھنے ہوئے آٹے کو آپ لوگ کیسے کھاتے تھے تو بیان کرتے ہیں کہ ہم جَو کو پیستے تھے اور آٹے کو منہ سے پھونک مارتے تھے۔ جس سے بھوسا اُڑ جاتا اور بقیہ کی روٹی پکاتے اور کھالیتے تھے۔

(صحیح بخاری عن سھل بن سعد ؓ کتاب الاطعمة باب النفخ فی السعیر)

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں دو دو ماہ تک آگ نہیں جلائی جاتی تھی۔ اس پر میں نے پوچھا پھر آپ زندہ کس چیز پر رہتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم کھجوریں کھاتے اور پانی پیتے تھے سوائے اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاری ہمساؤں کے پاس دودھ دینے والے جانور تھے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا دودھ تحفةً بھیجتے تھے، جو آپؐ ہمیں پلا دیتے تھے۔

(بخاری کتاب الھبة وفضلھا والتحریص علیھا باب فضل الھبة)

ایک دفعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا ہوا ہے کہ سارا دن بھوک میں گزر جاتا حتی کہ آپؐ کو اتنی مقدار میں ردّی کھجوریں بھی میسر نہ آتیں کہ جن سے اپنی بھوک مٹا لیتے“۔

(صحیح مسلم کتاب الزھد عن نعمان بن بشیر)

حضرت عبد اللہ بن سلامؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے روٹی کے ایک ٹکڑے پر کھجور رکھی ہوئی تھی اور فرما رہے تھے کہ یہ کھجور اس روٹی کا سالن ہے۔

(ابوداؤد کتاب الایمان باب الرجل یحلف ان لایتأدم)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی چادر پہن کر نماز پڑھی جس میں نقش تھے۔ آپؐ نے اس کے نقشوں کو ایک نظر دیکھا۔ جب آپؐ فارغ ہوئے تو فرمایا: میری اس دھاری دار لوئی کو ابو جہم کے پاس لے جاؤ اور ابو جہم کی انجبانی لوئی لے آؤ کیونکہ اس نے مجھے میری نماز سے بے توجہ کر دیا۔

(بخاری کتاب الصلوٰة، باب اذا صلّٰی فی ثوب لھا اعلام)

سامعین! حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی کا یہ عالَم تھا کہ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؐ کے ایرانی ہمسائے نے دعوت پر بلایا۔ آپؐ نے بلا تکلف فرمایا کہ کیا میری اہلیہ عائشہؓ کو بھی ساتھ دعوت ہے؟ اس نے کہا: ”نہیں“ آپؐ نے فرمایا: ”پھر میں بھی نہیں آتا۔“ دو تین دفعہ کے تکرار کے بعد ایرانی نے آکر کہا کہ ٹھیک ہے! حضرت عائشہؓ بھی آجائیں۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہؓ خوش خوش اس کے گھر کی طرف چلے۔

(مسند احمد جلد 3 صفحہ 123 مطبوعہ بیروت)

سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ مَیں تکلّف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ (ص:87)۔ آپؐ کے تکلف اور تصنّع سے پاک اللہ کی اِس گواہی کے بعد حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی گواہی بھی یہی ہے۔ آپؐ فرماتے تھے ”میں تو ایک سادہ سا انسان ہوں۔ عام لوگوں کی طرح کھاتا پیتا اور اٹھتا بیٹھتا ہوں۔“ حضرت عائشہؓ نے بھی یہی گواہی دی۔ جب آپؓ سے پوچھا گیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیسے رہتے تھے؟ فرمانے لگیں ”عام انسانوں کی طرح رہتے تھے اور گھریلو کاموں میں اہل خانہ کی مدد فرماتے تھے۔ اپنے کام خود کر لیتے تھے۔“

(بخاری کتاب الاذان باب من کان فی حاجة اھلیہ)

زکوٰۃ کے اونٹوں پر نشان لگانے کے لئے خود انہیں داغ لیتے تھے۔

(بخاری کتاب الزکاۃ باب وسم الامام ابل الصدقۃ)

سادگی اور قناعت آپس میں جُڑے ہوئے ہیں۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ قناعت ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ اسی طرح اپنے صحابہ کو بھی یہ تلقین فرماتے تھے کہ اپنے سے اوپر نظر نہ رکھو بلکہ اپنے سے کم تر کو دیکھو یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ اللہ کی نعمت کو حقیر نہ جانو اور شکر ادا کر سکو۔ آپؐ فرماتے تھے کہ جس شخص نے دلی اطمینان اور جسمانی صحت کے ساتھ صبح کی اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہے۔ اس نے گویا ساری دنیا جیت لی اور ساری نعمتیں اسے مل گئیں۔ آپؐ کا بستر یا گدا چمڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کے پتے اور ان کے ریشے بھرے ہوئے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے بستر کے بچھونے کی دو تہوں کی بجائے چار تہیں لگا دیں آپؐ نے پوچھا کہ آج رات کیا بچھایا تھا؟ جب بتایا گیا زیادہ آرام کے لئے کپڑے کی چار تہیں کر دی تھیں۔ فرمایا پہلے جیسا ہی بچھایا کرو وہی ٹھیک ہے۔ آج رات تو اس کے آرام نے مجھے تہجد کی نماز سے روک دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سادہ لباس زیب تن فرماتے تھے اور حسب ضرورت اس میں پیوند وغیرہ لگا کر پہننے میں بھی کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ آپؐ نے اپنی تمام زندگی نہایت سادگی سے گزار دی ایک کھدر کی موٹی چادر اور تہ بند میں اپنے اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔

سامعین! ایک دفعہ حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ چٹائی پر لیٹنے کے نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر دیکھ کر رونے لگے اور حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ اللہ کے معزز ترین انسان ہیں آپؐ کا یہ حال ہے جب کہ قیصر و کسریٰ ریشم کے بچھونے رکھتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ ان کو دنیا مل جائے اور ہمارے لئے آخرت ہو۔ کھانے میں سادگی اور قناعت کا یہ عالم تھا کہ آپؐ فرماتے تھے کہ دل کرتا ہے ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن سیر ہو کر کھالوں۔ جس دن بھوکا ہوں اپنے ربّ سے تضرّع اور دعا کروں اور سیر ہو کر اللہ کا شکر بجالاؤں۔

(ترمذی)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہجرت مدینہ کے بعد ابتدائی زمانہ میں تو خاص طور پر آپؐ کی خوراک اور غذا بہت سادہ تھی۔ بہت قناعت سے گزارا ہوتا تھا۔ کھانے میں حضورؐ کی سادگی کا اندازہ آپؐ کے اس ارشاد سے ہوتا ہے کہ انسان کے لئے پیٹ سے بُرا کوئی برتن نہیں۔ آدمی کے لئے اتنے لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ سیدھی کر دیں۔ اگر آدمی کی خواہش اس سے زیادہ کی ہو تو پھر پیٹ میں ایک حصہ کھانے کے لئے رکھے، ایک پینے کے لئے اور ایک سانس کے لئے۔

(ابن ماجہ)

نیز لکھا ہے کہ آپؐ نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا اور آپؐ نے گھر میں کبھی کھانا خود سے نہیں مانگتے تھے نہ ہی اس کی خواہش کرتے تھے۔ اگر گھر والے کھانا دے دیتے تو آپؐ تناول فرمالیتے اور جو کھانے پینے کی چیز پیش کی جاتی قبول فرمالیتے۔

(ابن ماجہ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات تک ایک دن میں دو مرتبہ سیر ہو کر روٹی اور تیل زیتون استعمال نہیں کیا۔ ایک دفعہ حضرت فاطمہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا تین دن کے بعد تیرے باپ نے یہ پہلا لقمہ کھایا ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکہ کے متعلق فرمایا! "سرکہ کتنا عمدہ سالن ہے اور ایک دفعہ فرمایا یہ کھجور اس روٹی کا سالن ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر خوشی اور غمی کے موقع پر ہمیشہ سادگی اختیار فرمائی چنانچہ حضرت فاطمہؓ کی شادی کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو بنیادی ضرورت کے لئے ریشمی چادر۔ چمڑے کا گدیلا جس میں کھجور کے ریشے تھے۔ آٹا پیسنے کی چکی۔ مشکیزہ اور دو گھڑے جہیز میں دیئے تھے۔

سامعین! حضورؐ کے کھانے پینے میں سادگی اور قناعت کے حوالے سے بہت باتیں ہو چلیں۔ آئیں! آپ کے لباس اور رہن سہن میں سادگی کی باتیں کر لیں۔ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُون کے موٹے کپڑے پہنتے، چمڑے کے سادہ جوتے استعمال کرتے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری بھی سادہ ہوتی تھی۔ آپؐ گدھے یا خچر پر سوار ہونے میں کوئی عیب نہ سمجھتے تھے بلکہ خود یہ جانور پالے بھی ہوئے تھے۔ سواری کے پیچھے کسی کو بٹھانے میں عار محسوس نہ کرتے تھے۔ یہ آپؐ کی کمال سادگی تھی۔ شہر مدینہ کے لوگوں نے بہت دفعہ یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ رسول خدا خچر یا اونٹ پر سوار ہیں اور کبھی بزرگ صحابہ میں سے حضرت ابو بکرؓ آپؐ کے پیچھے بیٹھے ہیں تو کبھی حضرت عثمانؓ کبھی حضرت علیؓ تو کبھی زید بن حارثہؓ بچوں میں سے حسنؓ و حسینؓ، اسامہؓ بن زید اور انسؓ بن مالک۔ عورتوں میں سے کبھی ازواج مطہرات اونٹنی پر ساتھ سوار ہوتیں۔

ایک دفعہ آپؐ خزرج کے سردار سعد بن عبادہؓ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے انہوں نے ازراہ ادب واپسی پر اپنی سواری دی اور اپنے بیٹے قیس کو ساتھ کر دیا کہ حضورؐ کو چھوڑ آؤ۔ حضورؐ نے قیسؓ سے فرمایا کہ اپنی سواری کے آگے تم بیٹھو۔ انہوں نے ازراہ ادب کچھ پس و پیش کی تو حضورؐ نے بے تکلفی سے فرمایا کہ یا تو سواری کے آگے بیٹھو یا پھر واپس چلے جاؤ۔ احادیث میں یہ بھی لکھا ہے کہ آپ سواری کے ساتھ پیدل چل رہے ہوتے، کسی اور کو سواری پر سوار کیا ہوتا۔

آپؐ کی سواری کا پالان اور گدیلا بھی نہایت سادہ ہوتا تھا۔ حجۃ الوداع آپؐ کی زندگی کا آخری حج تھا۔ اس سے پہلے خیبر، مکہ، حنین وغیرہ کی زبردست فتوحات آپؐ حاصل کر چکے تھے۔ آپؐ چاہتے تو بہتر سے بہتر چیز استعمال میں لا سکتے تھے۔ مگر اس وقت دنیا نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ آپؐ ایک اونٹ پر سوار تھے۔ جس کا پالان بوسیدہ ہو چکا تھا۔ حج کے موقع پر نہایت انکساری سے آپؐ یہ دعا کر رہے تھے۔ "اے اللہ! یہ حج قبول کرنا، اسے ایسا مقبول حج بنانا جس میں ریا ہو نہ شہرت کی کوئی غرض۔" حج کے دوران اپنے لئے کوئی امتیازی سلوک پسند نہ فرمایا۔ آپؐ کے لئے منیٰ میں آرام کی خاطر الگ خیمہ لگانے کی خواہش کی گئی تو فرمایا کہ منیٰ میں جو پہلے پہنچ جائے پڑاؤ کا پہلا حق اسی کا ہے۔

(ابن ماجہ)

قناعت کے اس خوبصورت نمونہ کے باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے یہ دعا کیا کرتے تھے۔

"اے اللہ! جو تو نے مجھے عطا کیا ہے اُس پر مجھے قانع کر دے اور اس میں میرے لئے برکت ڈال دے اور جو چیز مجھے حاصل نہیں اُس میں میرے لئے بہتر قائمقامی فرما۔"

(مستدرک حاکم جلد 2 صفحہ 356)

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مہمان آیا۔ آپؐ نے اس کے کھانے کے لئے گھر میں دیکھا تو سوائے روٹی کے ایک ٹکڑے کے کچھ نہ پایا۔ آپؐ نے اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیئے اور وہ لے کر آ گئے اور فرمایا "اللہ کا نام لے کر کھالو۔" اس نے کھایا اور کچھ بچ رہا۔ وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا آپؐ بہت نیک انسان ہیں۔ معلوم ہوتا ہے وہ شخص بھی فاقہ سے تھا کہ سیر ہو کر صدق دل سے شکریہ ادا کیا۔ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی اور بے تکلفی کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ بے اختیار آپؐ کی تعریف کرنے لگا۔ الغرض غیروں نے بھی آپؐ کی سادگی پر رشک کیا ہے۔ سابق عیسائی راہبہ پروفیسر کیرن آرمسٹرانگ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:

"محمدؐ نے اپنی ذات میں ایک نہایت سادہ اور قناعت والی زندگی گزاری۔ اس وقت بھی جب آپؐ عرب کے طاقتور سردار بن گئے۔ آپؐ آسائش پسند نہ تھے۔ اکثر آپؐ کے گھر میں کھانے کو کچھ نہ ہوتا تھا۔ پہننے کے لئے آپؐ کے پاس بیک وقت کپڑوں کا ایک جوڑا ہوتا تھا اور جب آپؐ کے اصحاب نے کوئی امیرانہ لباس پہننے کی درخواست کی تو آپؐ نے قبول نہیں فرمائی بلکہ موٹے کھردرے کپڑے جو عام لوگ پہنتے تھے پسند فرمائے۔ جب آپؐ کے پاس تحائف یا مال غنیمت آتا تو آپؐ اسے غربا میں تقسیم فرما دیتے اور مسیحؑ کی طرح آپؐ مسلمانوں کو بتایا کرتے کہ غریب امیر سے پہلے آسمان کی حکومت میں داخل ہوں گے"

(Muhammad A Biography of Prophet by Karen Armstrong page 93)

لین پول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی کے بارہ میں یہ شہادت دیتا ہے۔

"اخلاق و عادات میں وہ حد درجہ سادہ تھے۔ البتہ اپنے معمولات میں وہ بہت محتاط تھے۔ ان کا کھانا پینا، ان کا لباس اور فرنیچر وغیرہ وہی معمولی درجہ کا تھا اور ہمیشہ وہی رہا جب کہ وہ اپنی طاقت و حکومت کی معراج تک پہنچے...وہ بیماروں کی عیادت کرتے، کوئی جنازہ ملتا تو پیچھے چلتے، غلام کی دعوت کو بھی قبول کر لیتے، اپنے کپڑوں کی مرمت خود کر لیتے، بکریوں کا دودھ خود دوہ لیتے اور دوسروں کا ہمہ تن انتظار کر لیتے...وہ اپنی ازواج کے ساتھ ایک قطار میں بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے معمولی مکانوں میں رہتے تھے...وہ آگ خود جلا لیتے، فرش کی جھاڑو دے لیتے۔ تھوڑا بہت کھانا جو کچھ بھی گھر میں موجود ہوتا، اس میں وہ لوگ ہمیشہ شریک ہوتے جو وہاں موجود ہوتے، ان کے گھر کے باہر ایک چھپر (صُفّہ) تھا جہاں ایسے متعدد غریب افراد موجود رہتے جن کی گزر بسر کا تمام تر انحصار انہی کی فیاضی پر منحصر تھا۔"

(نقوش رسول نمبر صفحہ 42)

سامعین! پس جو شخص اپنے نفس کو اپنے اُوپر غالب نہیں آنے دیتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں پر خوش رہتا ہے وہ قانع کہلاتا ہے۔ قناعت ایک ایسا وصف ہے جو کہ مومن کی شان ہے۔ وہ سادگی کو اختیار کرتے ہوئے اسراف سے دور بھاگتا ہے۔ وہ اپنی خواہشات کو اپنی ضروریات اور حالات کے تابع کرتا ہوا صبر کا دامن پکڑے رکھتا

ہے اور دُنیاداری کی دوڑ میں شامل نہیں ہوتا۔وہ اعتدال پسند اور افراط و تفریط سے بچ کر درمیانی راہ لیتا ہے جو کہ عین اسلامی راہ ہے۔ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قانع کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ۔

(كِتَاب الزَّكَاة، باب فِي الْكَفَافِ وَالْقَنَاعَةِ)

یعنی کامیاب ہو گیا وہ شخص جس کو اسلام قبول کرنے کی ہدایت نصیب ہوئی، اُس کو اُس کی ضرورت کے مطابق اللہ تعالی نے رزق دیا اور اُس نے اُس پر قناعت کی۔

ایک اور جگہ آپؐ نے ایک مانگنے والے نوجوان کو ان الفاظ میں نصیحت کی: ”جو غنی بننا چاہے گا اللہ عزوجل اسے غنی بنا دے گا۔ جو سوال کرنے سے بچے گا اللہ عزوجل اُسے سوال کرنے سے بچائے رکھے گا اور جو اللہ عزوجل کے دیے ہوئے پر قناعت کرے گا، اللہ تعالیٰ اُسے کافی مقدار میں دے گا۔“

(سنن نسائی، کتاب الزکاۃ، بَابُ مَنِ الْمُلْحِفُ)

اسی طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”فلاح پا گیا جس نے اس حالت میں فرمانبرداری اختیار کی جبکہ اس کا رزق صرف اس قدر ہو کہ جس میں بمشکل گزارہ ہوتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے قناعت بخشی ہو۔“

(ترمذی کتاب الزھد)

اللہ تعالی ہمیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قانع اور سادہ زندگی گزارنے والا بنادے اور مادہ پرستی کی نفسانی خواہشات سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(اِس تقریر کی تیاری میں اُسوہ انسانِ کامل از حافظ مظفر احمد صاحب سے مدد لی گئی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ)